122319-قضاء سے قبل روزوں کی قضاء میں تاخیر کا فدیہ دینے کا حکم

سوال

ایک عورت دریافت کرنا چاہتی ہے کہ آیا اس پر رمضان کے روزوں کی قضاء اور فدیہ دونوں ہیں، یا کہ وہ سارے روزوں کی قضاء کرنے کے بعد ایک ہی بار سب ایام کا فدیہ اکٹھا ادا کردے ؟

پسندیدہ جواب

اگر کسی شخص نے رمضان المبارک کے روزوں کی قضاء میں تاخیر کر دی حتی کہ دوسرا رمضان شروع ہو گیا اگر تو یہ عذر یعنی بیماری یا حمل یا دودھ پلانے کی وجہ سے ہو تو روزوں کی قضاء کے علاوہ کچھ نہیں، لیکن اگر عذر کے بغیر ہو تو پھر وہ گنہگار ہے اور اس کے ذمہ قضاء ہوگی.

لیکن اس پر فدیہ کے بارہ میں علماء کرام کے ہاں اختلاف پایا جاتا ہے جمہور علماء کرام تو اس پر فدیہ لازم کرتے ہیں یعنی وہ ہر دین کے بدلے مسکین کو کھانا دے.

اس کے بارہ میں تفصیل ہم سوال نمبر (26865) کے جواب میں بیان کر چکے ہیں کہ راجح یہی ہے کہ فدیہ لازم نہیں آتا، لیکن اگر بطور احتیاط ادا کرتا ہے تو یہ بہتر ہے، اس کا مطالعہ کریں.

جو علماء فدیہ دینے کا کہتے ہیں ان کے ہاں یہ فدیہ دوسرا رمضان شروع ہونے پر ہی لاگو ہو جائیگا، اس لیے چاہے تو وہ شخص اسی وقت فدیہ ادا کر دے، اور چاہے تو روزوں کی قضاء کرنے کے بعد ادا کرے، لیکن افضل یہی ہے کہ بری الذمہ ہونے کے لیے جلدی ادا کر دے.

الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے کہ :

" رمضان کی قضاء تراخی یعنی دیر میں ہے، لیکن جمہور علماء کرام اسے مقید کرتے ہیں کہ جب اس کی قضاء کا وقت نہ جاتا رہے، وہ یہ کہ دوسرا رمضان نہ شروع ہو بلکہ اس سے پہلے پہلے رمضان کی قضاء کے روزے رکھنا ہونگے.

کیونکہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

" میرے ذمہ رمضان المبارک کے روزے ہوتے تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کی وجہ سے شعبان کے علاوہ ان روزوں کی قضاء نہیں کر سکتی تھی "

جیسا کہ پہلی نماز دوسری سے موخر نہیں کی جا سکتی.

اور جمہور علماء کے ہاں بغیر کسی عذر کے پہلے رمضان کی قضاء دوسرے رمضان تک موخر کرنا جائز نہیں؛ اس لیے کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث سے یہی ثابت ہوتا ہے.

لیکن اگر کوئی اسے موخر کر دیتا ہے تو اس کے ذمہ فدیہ ہوگا یعنی ہر روزے کی قضاء کے ساتھ وہ ایک مسکین کو کھانا بطور فدیہ ادا کریگا، کیونکہ ابن عباس اور ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہم سے یہی مروی ہے انہوں نے رمضان کے روزں کی قضاء دوسرے رمضان تک ادا نہ کرنے والے کے متعلق یہی فرمایا ہے.

"اس پر قضاء اور ہر روزے کے بدلے بطور فدیہ ایک مسکین کو کھانا دینا ہے"

اور یہ فدیہ تاخیر کی بنا پر، یہ فدیہ قضاء سے قبل یا قضاء کے ساتھ یا قضاء کے بعد بھی دیا جا سکتا ہے "انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقہیۃ (76/28).

اور مرداوی حنبلی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"فدیہ میں وہ غلہ دے گا جو کفارہ کے لیے کفایت کرتا ہے، اور قضاء سے قبل یا قضاء کے ساتھ یا بعد میں بھی فدیہ دیا جا سکتا ہے، مجد یعنی شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے دادا کا کہنا ہے: ہمارے نزدیک افضل یہ ہے کہ خیر میں جلدی کی جائے؛ تاکہ تاخیر کی آفات سے خلاصی ہو" انتہی

دیکھیں: الانصاف (333/3).

واللہ اعلم.